S_1996_5_361_368



سیکرٹری صحت محکمہ صحت اور ایف۔ڈبلیو۔اور دیگر

بنام

ڈاکٹر انیتا پوری اور دیگران

30اگست1996

کے۔رامسوامی اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز۔

سروس کا قانون:

انتخاب اور تقرری-اعلی قابلیت کے لیے مقرر کردہ ترجیح کا اشتہار-منعقد: اعلی قابلیت والا شخص خود بخود منتخب ہونے اور مقرر ہونے کے حق کا حقدار نہیں تھا۔

انتخاب اور تقرری-مختلف پہلوؤں کے لیے نمبر دینا-ہر پہلو کا وزن-منعقد کا تعین: قانونی اصول یا حکومت کی طرف سے جاری کردہ کسی رہنما اصول کی عدم موجودگی میں مختلف پہلوؤں کو نمبر دینا اور وزن کا تعین من مانی نہیں ہے۔

مدعا علیہ نمبر 1 ایک اشتہار کے جواب میں ڈینٹل آفیسر کے عہدے کے لیے امیدوار تھا جس میں بی۔ڈی۔ایس۔کو کم از کم اہلیت کے طور پر تجویز کیا گیا تھا لیکن اعلی دانتوں کی اہلیت کے لیے ترجیح مقرر کی گئی تھی۔پبلک سروس کمیشن نے انتخاب کے طریقہ کار کو تیار کرتے ہوئے امیدواروں میں مختلف پہلوؤں کے لیے نمبر دیے۔مدعا علیہ نمبر 1 جس کے پاس ایم۔ڈی۔ایس۔کی اہلیت تھی اسے ڈینٹل آفیسر کے عہدے کے لیے منتخب نہیں کیا گیا تھا، اور اس نے عدالت عالیہ کے سامنے ایک رٹ پٹیشن دائر کی تھی جس میں دعوی کیا گیا تھا کہ وہ اپنی اعلی اہلیت کی بنیاد پر ڈینٹل آفیسر کے عہدے کے لیے منتخب ہونے کی حقدار ہے، جس کی اجازت تھی۔ناراض ہونے کی وجہ سے اپیل گزاروں نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی۔

اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ کسی بھی قانونی اصول کی عدم موجودگی میں پبلک سروس کمیشن کے لیے انتخاب کا اپنا طریقہ کار تیار کرنا فطری تھا؛ کہ امیدواروں کے مختلف پہلوؤں کے لیے نمبر دینا من مانی اور غیر منطقی نہیں تھا؛ اور یہ کہ اعلی قابلیت والا شخص حق کے طور پر منتخب ہونے کا حقدار نہیں تھا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: .1 جب کوئی اشتہار کسی خاص اہلیت کو اس عہدے کے لیے کم از کم اہلیت کے طور پر متعین کرتا ہے اور مزید یہ طے کرتا ہے کہ اعلی اہلیت کے لیے ترجیح دی جانی چاہیے، تو اس کا واحد مطلب یہ ہے کہ اعلی اہل امیدواروں کو کچھ اضافی اہمیت دی جانی چاہیے۔ لیکن تخیل کے کسی بھی پھیلاؤ سے اس کا مطلب یہ نہیں سمجھا جا سکتا کہ ایک اعلی اہل شخص خود بخود منتخب ہونے اور مقرر ہونے کا حقدار ہے۔ اس عہدے کے لیے کسی شخص کی موزونیت کا فیصلہ کرنے میں، کسی بھی قانونی معیار کی عدم موجودگی میں پبلک سروس کمیشن جیسے ماہر ادارے کے پاس میرٹ کی تشخیص اور امیدوار کے انتخاب کے اپنے طریقے کو تیار کرنے کی صوابدید ہوتی ہے۔ کسی امیدوار کی اہلیت اور قابلیت کا فیصلہ اس کے پاس موجود اہلیت کی بنیاد پر نہیں کیا جاتا ہے بلکہ دوسرے ضروری عوامل کو بھی مد نظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے جیسے کہ اس کے تعلیمی نصاب میں امیدوار کا کیریئر، کسی بھی شعبے میں تجربہ جس میں انتخاب ہونے والا ہے؛ انٹرویو کے دوران ملازمت کے لیے اس کی عمومی استعداد کا پتہ لگایا جانا، کھیلوں اور دیگر متعلقہ مضامین جیسی غیر نصابی سرگرمیاں، انٹرویو میں امیدواروں کی شخصیت کا جائزہ لیا جاتا ہے اور دیگر تمام جرمن عوامل جو ماہر ادارہ اس عہدے کے لیے امیدوار کی موزونیت کا اندازہ کرنے کے لیے تیار کرتا ہے جس کے لیے انتخاب ہونا ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے مکمل طور پر غلطی کی کہ مدعا علیہ نمبر 1 جیسا ایم۔ڈی۔ ایس۔ کا اہل شخص منتخب اور مقرر ہونے کا حقدار ہے۔ (365G-H; 366-A-D)

.2.1 امیدواروں کی میرٹ کی تشخیص کے مقصد سے سروس کمیشن کے لیے حکومت کی طرف سے کوئی قانونی قاعدہ یا کوئی رہنما اصول جاری نہیں کیا گیا ہے۔ جب پبلک سروس کمیشن کو مخصوص عہدے کے لیے متعدد درخواست دہندگان میں سے کچھ امیدواروں کا انتخاب کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، تو واحد اختیار اور صوابدید کمیشن کے پاس ہوتی ہے۔ کمیشن کے لیے ضروری ہے کہ وہ امیدوار کی متعلقہ فٹنس اور میرٹ کو تیار کرے اور پھر امیدواروں کا انتخاب کرے جس کے مطابق اس طرح کی تشخیص کی جائے۔ اگر اس مقصد کے لیے کمیشن مختلف پہلوؤں کے لیے نمبر تجویز کرتا ہے اور پھر میرٹ کا جائزہ لیتا ہے، تو تشخیص کے عمل کو من مانی نہیں سمجھا جا سکتا جب تک کہ کسی خاص پہلو کے لیے مختص کردہ نمبر حد سے زیادہ نہ ہوں۔ امیدوار کے مختلف پہلوؤں کے ساتھ ساتھ ویوا وائس ٹیسٹ کو دیا جانے والا وزن خدمت کی ضرورت کے لحاظ سے خدمت سے خدمت میں مختلف ہوتا ہے۔ (367B-D)

اجے ہسیا وغیرہ۔ بنام خالد محبّ سہراوردی اور دیگر وغیرہ، 1(1981) ایس سی سی 722، پر انحصار کیا۔

**2.2.** یہ بہت اچھی طرح طے شدہ ہے کہ جب پبلک سروس کمیشن جیسے ماہر ادارے کے ذریعے انتخاب کیا جاتا ہے جسے تکنیکی تجربہ رکھنے والے ماہرین اور اس شعبے میں اعلی تعلیمی قابلیت رکھنے والے ماہرین بھی مشورہ دیتے ہیں جس کے لیے انتخاب کیا جاتا ہے، تب عدالت عالیان کو ماہرین کی طرف سے ظاہر کی گئی رائے میں مداخلت کرنے میں دیر کرنی چاہیے جب تک کہ بدنیتی کے الزامات نہ لگائے جائیں اور ثابت نہ کیے جائیں۔عدالت عالیان کے لیے یہ سمجھدار اور محفوظ ہوگا کہ وہ ایسے معاملات پر فیصلے ان ماہرین پر چھوڑ دیں جو عدالت عالیان کے مقابلے میں ان کے سامنے آنے والے مسائل سے زیادہ واقف ہیں۔اگر ماہر ادارہ تمام متعلقہ عوامل پر مناسب غور کرنے کے بعد کسی مخصوص عہدے کے لیے امیدوار کی اہلیت پر غور کرتا ہے، تو عدالت کو عام طور پر اس طرح کے انتخاب اور تشخیص میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔**(367-G-H;368-A)**

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: **1996** کی دیوانی اپیل نمبر **11453**۔

**1993** کے سی۔ ڈبلیو۔ پی نمبر **688** میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے مورخہ **27.9.93** کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایچ۔ایس۔منجرل اور منوج سوروپ۔

ڈاکٹر انیتا پوری کے لیے کرشنا دیو پوری ذاتی طور پر جواب دہندگان نمبر **1** کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

پٹنائک، جسٹس۔اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے **27** ستمبر **1993** کے سول رٹ پٹیشن نمبر **688** آف **1993** میں منظور کیے گئے فیصلے کے خلاف کی گئی ہے۔

مدعا علیہ نمبر **1** نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے ڈینٹل آفیسرز کے عہدے کے لیے کیے گئے انتخاب کو اس بنیاد پر چیلنج کرتے ہوئے رٹ پٹیشن دائر کی کہ انتخاب من مانی طور پر کیا گیا ہے اور یہ اشتہار کی مثبت شرائط کے منافی ہے جو دانتوں کی اعلی اہلیت کے لیے ترجیح دینے کی نشاندہی کرتی ہیں۔عدالت عالیہ کے سامنے استدعا کی گئی کہ **9** ستمبر **1991** کو اخبار میں ڈینٹل آفیسرز کی **21** آسامیوں کے لیے ایک اشتہار جاری کیا گیا تھا جس میں سے **12** آسامیاں عام زمرے کے لیے، **5** درج فہرست ذاتوں کے لیے، **2** پسماندہ طبقے کے لیے اور **2** سابق فوجی کے لیے تھیں۔اشتہار میں یہ شرط لگائی گئی تھی کہ اعلی دانتوں کی اہلیت کے لیے ترجیحات دی جائیں گی اور ان عہدوں کے لیے کم از کم اہلیت بی۔ڈی۔ایس جواب دہندہ

نمبر 1 تھی جس کے پاس ایم۔ڈی۔ایس کی اہلیت تھی۔دعوی اعلی اہلیت کی بنیاد پر منتخب ہونے کا حقدار ہے۔یہ بھی استدعا کی گئی کہ پبلک سروس کمیشن نے ویوا ووس کے لیے 100 میں سے 20 نمبر، عمومی علم کے لیے 20 نمبر اور اعلی قابلیت کے لیے صرف 2 نمبر دینے میں من مانی کارروائی کی۔کارروائی کا مقابلہ کرنے والے نجی جواب دہندگان نے اپنا جوابی حلف نامہ دائر کیا جس میں کہا گیا تھا کہ ڈینٹل آفیسر کے عہدے کے انتخاب کے طریقے کو کنٹرول کرنے والے کسی بھی قانونی اصول کی عدم موجودگی میں، پبلک سروس کمیشن جیسے ماہر ادارے نے مختلف نمبر دیے تھے اور تمام درخواست دہندگان کی متعلقہ قابلیت کا جائزہ لیا تھا اور آخر میں ہونہار کا انتخاب کیا تھا اور اس لیے اسے من مانی نہیں کہا جا سکتا۔اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ پبلک سروس کمیشن کی طرف سے اس طرح کیا گیا انتخاب عدالت عالیہ کے رٹ دائرہ اختیار کے قابل نہیں ہے۔پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا کہ زیر بحث اشتہار کے تحت، ایم ڈی ایس کی اعلی اہلیت رکھنے والے افراد خود ایک کلاس بناتے ہیں اور اس لیے وہ اپنی اہلیت کی بنیاد پر اس عہدے کے لیے منتخب ہونے کے حقدار ہیں اور پبلک سروس کمیشن نے تقرری کرنے والے اتھارٹی کے جذبے اور ارادے کے خلاف کارروائی کی جس نے نوکری کے لیے کم از کم اہلیت مقرر کی تھی اور اعلی اہلیت کے لیے ترجیح کا اشارہ کیا تھا۔غیر جانبدار لغتوں کو "ترجیح" کے بیان محاورہ کے معنی کا حوالہ دیتے ہوئے، عدالت عالیہ نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ ترجیحی قابلیت رکھنے والے ایسے افراد منتخب ہونے اور مقرر ہونے کے حقدار ہیں جب تک کہ انہیں دوسری صورت میں موزوں نہ ٹھہرایا جائے۔عدالت عالیہ مزید اس نتیجے پر پہنچی کہ پبلک سروس کمیشن کی طرف سے مختلف نمبر دینا من مانی اور غیر منطقی ہے۔ان نتائج کے ساتھ کہ رٹ پٹیشن کی اجازت دے دی گئی ہے اور پبلک سروس کمیشن کو جواب دہندگان کے نام آگے بڑھانے کی ہدایت کی گئی ہے، ریاست اپیل میں آئی ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل جناب منوج سوروپ نے دلیل دی کہ کسی بھی قانونی اصول کی عدم موجودگی میں جب پبلک سروس کمیشن کو امیدواروں کو ان کی متعلقہ قابلیت کی تشخیص پر منتخب کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، تو کمیشن کے لیے یہ فطری بات ہے کہ وہ اپنا طریقہ کار تیار کرے۔اس طرح کے طریقہ کار کو تیار کرنے میں مختلف پہلوؤں میں نمبر دیے جاتے ہیں اور اس نقطہ نظر سے امیدواروں کے مختلف پہلوؤں میں 100 نمبروں کی تقسیم اور اس کے بعد مختلف پہلوؤں پر نمبر دینے کے بعد امیدواروں کی متعلقہ میرٹ کی تشخیص کو من مانی اور غیر منطقی نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔فاضل وکیل نے مزید دلیل دی کہ جب تقرری کرنے والے اتھارٹی نے اشتہار میں اشارہ کیا کہ اعلی قابلیت والے افراد کو ترجیح ملے گی، تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کم از کم اہل اہلیت سے زیادہ اہلیت والے تمام افراد کا انتخاب کیا جائے اور انہیں اصل میں مقرر کیا جائے۔اس کا واحد

مطلب یہ ہے کہ اعلی قابلیت رکھنے والے افراد کو کچھ ترجیح دی جانی چاہیے۔ یہ مؤقف ہونے کے ناطے عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دینے میں مکمل غلطی کی کہ پبلک سروس کمیشن نے تقرری کرنے والے اتھارٹی کی روح اور ارادے کے خلاف کام کیا۔ فاضل وکیل نے مزید زور دے کر کہا کہ انتخاب کے عمل میں بدنیتی کے کسی الزام کی عدم موجودگی میں، جب پبلک سروس کمیشن جیسے ماہر ادارے کو امیدواروں کی اہلیت کی تشخیص کے بعد انتخاب کی صوابدیدی قابل ہے، تو اس معاملے میں جس طریقہ کار پر عمل کیا گیا ہے اس میں غلطی نہیں کی جا سکتی۔ اس لیے عدالت عالیہ نے کیے گئے انتخاب کو کالعدم قرار دینے میں غلطی کی۔

دوسری طرف مدعاعلیہ نمبر **1** کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے زور دے کر دلیل دی کہ عدالت عالیہ کا یہ مؤقف مکمل طور پر جائز ہے کہ اعلی قابلیت والے شخص کا انتخاب اور تقرری اس وقت تک کی جانی چاہیے جب تک کہ وہ دوسری صورت میں نامناسب نہ پایا جائے اور یہی اشتہار کا حقیقی ارادہ اور روح تھا اور اس لیے اس عدالت لیے عدالت عالیہ کے نتیجے میں مداخلت کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے

فریقین کے لیے فاضل وکیل کو تفصیل سے سننے کے بعد اور عدالت عالیہ کے ذریعے اپنے فیصلے میں مذکور اشتہار کے شرائط وضوابط کی جانچ پڑتال کرنے پر، ہم اپیل گزار کی طرف سے پیش ہونے والے قابل وکیل کے تنازعات میں کافی طاقت پاتے ہیں۔

تسلیم شدہ طور پر، ڈینٹل آفیسر کے عہدوں کے لیے امیدواروں سے درخواستوں کا مطالبہ کرتے ہوئے شائع ہونے والے اشتہار میں یہ واضح طور پر طے کیا گیا تھا کہ اس عہدے کے لیے کم از کم اہلیت بی ڈی ایس ہے۔ یہ بھی طے کیا گیا تھا کہ اسے اعلی ڈینٹل تعلیم کی اہلیت کے لیے ترجیح دی جانی چاہیے۔ اس بات پر بھی کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ ایم ڈی ایس اس عہدے کے لیے مطلوبہ کم از کم اہلیت سے زیادہ اہلیت رکھتا ہے اور مدعاعلیہ نمبر **1** کے پاس وہ ڈگری تھی۔ اس کے بعد سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایم ڈی ایس کی اہلیت رکھنے والا شخص اعلی اہلیت کو ترجیح دینے والے مذکورہ اشتہار کی بنیاد پر حق کے طور پر منتخب اور مقرر ہونے کا حقدار ہے؟ مذکورہ سوال کا جواب منفی ہونا چاہیے۔ جب کوئی اشتہار کسی خاص اہلیت کو اس عہدے کے لیے کم از کم اہلیت کے طور پر متعین کرتا ہے اور مزید یہ طے کرتا ہے کہ اعلی اہلیت کے لیے ترجیح دی جانی چاہیے، تو اس کا واحد مطلب یہ ہے کہ اعلی اہل امیدواروں کو کچھ اضافی اہمیت دینی ہوگی۔ لیکن تصور کے کسی بھی پھیلاؤ سے اس کا مطلب یہ نہیں سمجھا جا سکتا کہ ایک اعلی اہل شخص خود بخود منتخب ہونے اور مقرر ہونے کا حقدار ہے۔ اس عہدے کے لیے کسی شخص کی موزونیت کا فیصلہ کرنے میں، کسی بھی قانونی معیار کی عدم موجودگی میں پبلک سروس کمیشن جیسے ماہر ادارے کے پاس اہلیت کی تشخیص اور امیدوار کے انتخاب کے اپنے طریقے کو تیار کرنے

کی صوابدید ہوتی ہے۔امیدوار کی اہلیت اور قابلیت کا فیصلہ اس کے پاس موجود اہلیت کی بنیاد پر نہیں کیا جاتا ہے بلکہ دوسرے ضروری عوامل کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے جیسے کہ امیدوار کا اپنے تعلیمی نصاب میں کیریئر، کسی بھی شعبے میں تجربہ جس میں انتخاب ہونے والا ہے؛ انٹرویو کے دوران ملازمت کے لیے اس کی عمومی استعداد کا پتہ لگایا جانا، کھیلوں اور دیگر متعلقہ مضامین جیسی غیر نصابی سرگرمیاں، انٹرویو میں امیدوار کی شخصیت کا اندازہ کیا جاتا ہے اور دیگر تمام جزمن عوامل جو ماہر ادارہ اس عہدے کے لیے امیدوار کی موزونیت کا اندازہ کرنے کے لیے تیار کرتا ہے جس کے لیے انتخاب ہونے والا ہے۔معاملے کے اس تناظر میں، عدالت عالیہ نے ہماری سمجھی ہوئی رائے میں یہ فیصلہ دینے میں مکمل غلطی کی کہ مدعا علیہ نمبر 1 جیسے ایم ڈی ایس کے اہل شخص کو منتخب کرنے اور مقرر کرنے کا حق ہے جب حکومت نے اشتہار میں اشارہ کیا کہ اعلیٰ قابلیت والے شخص کو کچھ ترجیح ملے گی۔لہذا، عدالت عالیہ کا مذکورہ نتیجہ مکمل طور پر غیر مستحکم ہے اور اسے پلٹنا چاہیے۔

عدالت عالیہ کی طرف سے پیش کردہ استدلال کے دوسرے حصے پر آتے ہوئے یہ دیکھا جانا چاہیے کہ پبلک سروس کمیشن نے انتخاب کے مقصد کے لیے 100 نمبر طے کیے تھے جنہیں ذیل میں تقسیم کیا گیا تھا:

| | |
|---|---|
| .1 ضروری اہلیت کے مطابق تعلیمی کامیابی | 20 نمبر |
| .2 اعلیٰ قابلیت | 1/2 2 نمبر |
| .3 گولڈ میڈل | 1/2 2 نمبر |
| .4 اسپورٹس | 10 نمبر |
| .5 تجربہ: ہر سال کے لیے 1 نمبر زیادہ سے زیادہ .5 سے مشروط۔ | 5 نمبر |
| .6 (i) پیشہ ورانہ علم اور نوکری کے لیے استعداد | 20 نمبر |
| (ii) ویوا وائس | 20 نمبر |
| (iii) عمومی علم | 20 نمبر |
| کل | 100 نمبر |

غور طلب سوال یہ ہے کہ کیا کمیشن کی طرف سے مختلف پہلوؤں پر نمبروں کی اس طرح کی ذیلی تقسیم اور اعلیٰ قابلیت کے لیے صرف 1/2 2 نمبر دینا من مانی کہا جا سکتا ہے؟ مانا جاتا ہے کہ متعلقہ امیدواروں کی اہلیت کی تشخیص کے مقصد سے کمیشن کے لیے حکومت کی طرف سے کوئی قانونی قاعدہ یا کوئی رہنما اصول جاری نہیں کیا گیا ہے۔جب پبلک سروس کمیشن کو بعض عہدوں کے لیے درخواست دہندگان کی تعداد میں سے کچھ امیدواروں کا انتخاب کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، تو واحد اختیار اور صوابدید کمیشن کے پاس ہوتی ہے۔کمیشن

کو امیدوار کی متعلقہ فٹنس اور میرٹ کو شامل کرنے اور پھر اس طرح کی تشخیص کے مطابق امیدواروں کا انتخاب کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر اس مقصد کے لیے کمیشن مختلف پہلوؤں کے لیے نمبر تجویز کرتا ہے اور پھر میرٹ کا جائزہ لیتا ہے، تو تشخیص کے عمل کو من مانی نہیں سمجھا جا سکتا جب تک کہ کسی خاص پہلو کے لیے مختص کردہ نمبر حد سے زیادہ نہ ہوں۔ امیدوار کے مختلف پہلوؤں کے ساتھ ساتھ ویوا وائس ٹیسٹ کو دیا جانے والا وزن خدمت کی ضرورت کے لحاظ سے خدمت سے خدمت میں مختلف ہوتا ہے۔ ہمارے سامنے دلائل کے دوران مدعا علیہ نمبر 1 کے وکیل نے پیش کیا تھا کہ ویوا وائس کے لیے 100 نمبروں میں سے 20 نمبر اور جنرل نالج کے لیے 20 نمبر دینے کو من مانی قرار دیا جانا چاہیے جس سے پبلک سروس کمیشن کو انتخاب میں ہیرا پھیری کرنے کا اختیار مل جائے اور اس لیے عدالت عالیہ صحیح طور پر اس نتیجے پر قابل کہ یہ من مانی ہے۔ ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ اجے ہاشیا وغیرہ بنام معاملے میں یہ عدالت۔ خالد نجیب سہراوردی اور دیگر وغیرہ، (1981) 1 ایس۔سی۔سی۔ 722، انتخاب کے معاملے پر غور کرتے ہوئے، جس میں ویوا وائس میں امیدوار کے لیے کم از کم 33 فیصد نمبر درکار تھے، کہا کہ اس میں کوئی آئینی کمزوری نہیں ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ ماہر ادارے کو اپیل گزاروں کی اہلیت اور مناسبیت کا اندازہ لگانے کے لیے کچھ طریقہ کار تیار کرنا ہوتا ہے اور یہ ضروری ہے کہ صرف مختلف پہلوؤں پر نمبر مختص کر کے اور امیدوار کے ہر پہلو کے حوالے سے نمبر دے کر اور آخر میں اس کی اہلیت کا جائزہ لے کر کیا جائے۔ یہ بہت اچھی طرح طے شدہ ہے کہ جب پبلک سروس کمیشن جیسے ماہر ادارے کے ذریعے انتخاب کیا جاتا ہے جسے تکنیکی تجربہ رکھنے والے ماہرین اور اس شعبے میں اعلیٰ تعلیمی قابلیت رکھنے والے ماہرین بھی مشورہ دیتے ہیں جس کے لیے انتخاب کیا جانا ہے، تب عدالت عالیان کو ماہرین کی طرف سے ظاہر کی گئی رائے میں مداخلت کرنے میں دیر کرنی چاہیے جب تک کہ بدنیتی کے الزامات ثابت نہ ہو جائیں۔ عدالت عالیان کے لیے یہ سمجھدار اور محفوظ ہوگا کہ وہ ایسے معاملات پر فیصلے ان ماہرین پر چھوڑ دیں جو عدالت عالیان کے مقابلے میں ان کے مسائل سے زیادہ واقف ہیں۔ اگر ماہر ادارہ تمام متعلقہ عوامل پر مناسب غور کرنے کے بعد کسی مخصوص عہدے کے لیے امیدوار کی اہلیت پر غور کرتا ہے، تو عدالت کو عام طور پر اس طرح کے انتخاب اور تشخیص میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔ اس طرح، یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہم عدالت عالیہ کے اس نتیجے سے متفق ہونے کی پوزیشن میں نہیں ہیں کہ کمیشن کی طرف سے دیئے گئے نمبر من مانی تھے یا کمیشن کی طرف سے کیے گئے انتخاب کو کسی بھی طرح سے خراب کیا گیا تھا۔

مذکورہ احاطے میں، ہم پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں۔ مدعا علیہان کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن مسترد ہو جاتی ہے،

اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔



Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24